مجددِ دوران

(حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے، پی ایچ۔ڈی

ادارۂ مسعودیہ کراچی ۱۹۹۲ میں قائم ہوا جس کا واحد مقصد قرآن وحدیث اور سلف صالحین کی تعلیمات کی روشنی میں قارئین کرام کو پاکیزہ، سچا اور سستا لٹریچر مہیا کرنا ہے جس کی موجودہ نسل کو ضرورت ہے۔

www.almazhar.com

۱۴۳۲ھ ـــــ ۲۰۱۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجدّدِ دَوراں

(حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے؛پی۔ایچ۔ڈی

ادارۂ مسعودیہ، کراچی
(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

○

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان جلیل القدر ہستیوں میں تھے صدیاں جن کو ترس رہی تھیں، وہ آئے اور صدیوں پر چھا گئے، وہ عالی نسب تھے، سلسلہ نسب ۲۹ واسطوں سے آرزوئے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم، خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ سلاسل طریقت، رفیق غار، خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تربیت یافتۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ملتے ہیں ـــــ خاندانی نسبت بھی بہت عالی ہے، ان کے جداعلیٰ سلطان شہاب الدین المعروف بہ فرخ شاہ والیٔ کابل تھے، تخت شاہی چھوڑ کر فقیری اختیار کر لی ـــــ پانچویں جد امام رفیع الدین علیہ الرحمہ نے حضرت جلال الدین بخاری کی خواہش اور سلطان فیروز شاہ تغلق کے ایماء پر شہر سہرند (شیروں کی کچھار) بسایا جو بعد میں سرہند کہلایا، اس شہر میں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے والد خواجہ عبدالاحد علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ وہ تمام ظاہری علوم وفنون سے فارغ ہو کر شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے صاحبزادے شیخ رکن الدین علیہ الرحمہ سے سلاسل قادریہ، چشتیہ میں بیعت ہوئے، حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں سلاسل میں والد ماجد سے بیعت ہوئے اور والد ماجد ہی کے رفیق شاہ کمال کیتھلی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے شاہ سکندر کیتھلی نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جبہ شریف پیش کیا جس کے فیض سے آپ مستفیض ہوئے۔ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سے فیض پایا پھر وہ عروج ملا کہ عقل ودل دونوں حیران ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہر سہرند یعنی شیروں کی کچھار میں پیدا ہوئے ـــــ پھر اس سرزمین سے اللہ کے شیر پیدا ہونے لگے۔ شاہ عبدالغنی محدث دہلوی مہاجر مکی علیہ الرحمہ نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آرام کرنے والے صاحبزادگان خواجہ محمد صادق اور خواجہ محمد سعید علیہما الرحمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خوب فرمایا۔

شیرے بخواب ناز بہ پہلوئے دو شبل

یارب چہ رازہا است کہ ایں جا نہفتہ اند!

سرھند کی سرزمین بڑی مقدس سرزمین ہے، اسی زمین میں حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے انوار الٰہیہ کا مشاہدہ فرمایا ـــــ اسی سرزمین سے تھوڑے فاصلے پر انبیاء علیہم السلام کے مزارات بھی ہیں۔

○

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے اکابر علمائے وقت سے علوم معقولہ ومنقولہ کی تحصیل تکمیل کی اور سرھند شریف میں درس وتدریس کا آغاز فرمایا، آپ کے والد ماجد خواجہ عبدالاحد علیہ الرحمہ بھی درس وتدریس میں مہارت رکھتے تھے، فقہ واصول میں بے نظیر تھے، ابن عربی کے حل دقائق میں ید طولیٰ رکھتے تھے ـــــ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تعلیم سے فارغ ہو کر پایۂ تخت سلطنتِ مغلیہ آگرہ بھی تشریف لے گئے، آپ ابوالفضل اور فیضی کے ہاں بھی آتے جاتے اور وہ بھی آپ کے پاس آتے جاتے مگر ان کی گمراہی کے بعد یہ سلسلہ منقطع ہو گیا ـــــ اکبری دربار کے اکثر امراء آپ کے مرشد کریم خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سے عقیدت رکھتے تھے اسی نسبت سے آپ سے بھی عقیدت رکھتے تھے۔ آپ نے ان کو خطوط لکھ لکھ کر اسلامی انقلاب پر آمادہ کیا اور تجدیدی مہم کا آغاز فرمایا، بقول ڈاکٹر اقبال مرحوم ''سلسلہ نقشبندیہ حرکی ہے''، حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے احیاء اسلام کے سلسلے میں برصغیر کے علاوہ مختلف ممالک میں اپنے خلفاء کی سرپرستی میں وفود بھیجے مثلاً ترکستان، حجاز، یمن، شام، روم، کاشغر، توران، بدخشاں، خراسان وغیرہ ـــــ مکتوبات شریف کے مطالعے سے معلوم ہوتا کہ آپ کے مریدین وخلفاء دوسرے ممالک میں جہاد پر جانے والی فوج کے سپہ سالار ہوتے تھے اور آپ ان کو ہدایات اور شریعت کی پابندی کا حکم دیتے تھے۔ جہاں گیر کی قید سے رہائی کے بعد آپ کو لشکر شاہی اور دربار شاہی میں ''تبلیغ دین'' کا وہ موقع ملا جو اس اسارت کے بغیر ممکن نہ تھا ـــــ آپ نے امراء سلطنت اور جہاں گیر بادشاہ کو بالمشافہ تبلیغ فرمائی اور ایک فکری انقلاب برپا کیا، جہاں گیر کے دربار میں جو سوال وجواب ہوئے اور جس جرأت وبے باکی سے ہوئے یہ منظر دیکھ کر ایک ہندو راجہ پر اسلام کی حقانیت الم نشرح ہو گئی اور

وہ مشرف باسلام ہوگیا، قلعہ گوالیار میں اسارت کے دوران بکثرت غیر مسلم مشرف باسلام ہوئے، غیر مسلموں کو مسلمان کرنا حضرات نقشبندیہ مجددیہ کا خاص امتیاز رہا ہے، یہاں سندھ (پاکستان) میں ایک نقشبندی بزرگ نے ایک ماہ میں پانچ پانچ سو غیر مسلموں کو مشرف باسلام کیا۔ جہاں گیر بادشاہ کو بالمشافہ تبلیغ کا یہ نتیجہ نکلا کہ وہ سرھند شریف عقیدت مندانہ حاضر ہوا۔ شاہ جہاں بادشاہ ،اورنگزیب بادشاہ اور دوسرے بہت سے بادشاہ حاضر ہوئے بلکہ افغانی بادشاہوں کے تو روضہ شریف کے احاطے میں مزرات بھی ہیں۔شاہوں کو دفن کے لئے کسی ولی کی خدمت میں آتے نہ دیکھا۔

○

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے زندگی بھر جہاد اکبر کیا۔۔۔۔ جہاد اکبر زندگی کے ساتھ ساتھ ہے، زندگی کی ضرورت ہے جبکہ جہاد اصغر وقت کی ضرورت ہے اور وقتی و آنی ہے، حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی جدوجہد کا یہ خاص امتیاز ہے کہ خون کا ایک قطرتک نہ بہا اور اتنا عظیم انقلاب آیا جو ہم لاکھوں معصوموں کی جان لے کر بھی برپا نہ کر سکے۔۔۔۔ اگر اکبر بادشاہ کے دین الٰہی کی تحریک کامیاب ہوجاتی تو بعد میں آنے والا کوئی قائد ورہبر اس قابل نہ ہوتا کہ برصغیر میں اسلام کی بات کرتا، بیشک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا بعد میں آنے والے ہر قائد ورہبر پر احسانِ عظیم ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں بیسیوں فرقے اور مذاہب تھے جس کا اندزہ ''دبستان مذاہب'' کے مطالعے سے ہوتا ہے۔ تاریخ کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ہم صرف اکبر بادشاہ کی بات کرتے ہیں اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کو اس کا مدمقابل سمجھتے ہیں۔۔۔۔ آپ کے عہد میں بت پرست بھی تھے، آتش پرست بھی، عقل پرست بھی تھے اور نفس پرست بھی۔ دنیا کے پرستار، آخرت سے بیزار۔۔۔۔ اور الوھیت کے دعویدار بھی تھے، نبوت کے دعویدار اور گستاخ بھی، مھدویت کے دعویدار بھی تھے۔۔۔۔ آپ نے مدبرانہ آن بان سے سب کی اصلاح فرمائی اور گناہوں سے آلودہ معاشرے کو نکھارا۔

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے زندگی بھر درس توحید دیا، تحفظ مقام رسالت، تحفظ ناموس رسالت، احیاء سنت، نفاذ شریعت اور رد بدعت کیلئے انتھک جدوجہد کی اور انہیں خطوط پر بعد میں آنے والے علماء ومشائخ نے کام کیا، آپ نے فرائض و واجبات وسنن پر زور دیا، مستحبات ومباحات اور تعویذات وعملیات پر زور نہ دیا اور نہ فروغ دیا۔

○

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی تعلیمات نے ایک عالم کو متاثر کیا، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ڈاکٹر محمد اقبال آپ ہی سے فیض یافتہ تھے، جس طرح آپ کا فکر برصغیر کی حدود وثغور سے گزر کر باہر کی دنیا میں پھیلا اسی طرح آپ سے متاثر ہونے والے مفکرین کے افکار بھی باہر کی دنیا میں پھیلے۔ یہ آپ کا اور آپ کی تعلیمات کا خاص امتیاز ہے۔۔۔۔ تعلیمات مجددیہ ہمہ گیر وعالم گیر ہیں۔۔۔۔ خصوصاً حرمین شریفین اور عرب ممالک میں یہ تعلیمات مقبول رہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے مکتوبات شریفہ کا عربی ترجمہ تین جلدوں میں مکہ معظمہ سے شائع ہوا۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے برادران طریقت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور شیخ تاج الدین سنبھلی مکہ معظمہ میں مقیم رہے یہیں وصال فرمایا بیت اللہ کے قریب دفن ہوئے۔۔۔۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ شیخ آدم بنوری مدینہ منورہ میں مقیم رہے، یہیں وصال فرمایا، جنت البقیع میں دفن ہوئے۔۔۔۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے فرزند جانشین خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کی سفرحج کے دوران یمن و حجاز میں پذیرائی ہوئی۔ آپ کے نولاکھ مرید اور سات ہزار خلفاء تھے۔ آپ کے خلیفہ شیخ حبیب اللہ بخاری کے ذریعے بخارا میں فیض پھیلا۔ آپ کے چار ہزار خلفاء ہوئے۔۔۔۔ سفرحج میں خواجہ معصوم علیہ الرحمہ کے بھائی اور بھتیجے ساتھ تھے، سفرحج کی تفصیلات سے دربار نبوی علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام میں آپ کی مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور آپ کی اولا دامجاد کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے یہ قلبی تعلق تھا کہ روضہ شریف سرھند کی سجادگی غالباً پانچویں پشت تک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان میں رہی پھر سادات کرام میں منتقل ہوگئی۔

جیسا کہ عرض کیا گیا حرمین شریفین اور ممالک عربیہ میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا خوب فیض پھیلا ہوا، خانقاہ مظہریہ دھلی کے سجادہ نشین شاہ غلام علی دہلوی علیہ الرحمہ کی خدمت میں سمرقند و بخارا، غزنی، تاشقند، قندھار، کابل کے علاوہ عرب ممالک سے طالبین آتے تھے۔ انہیں میں شیخ خالد کردی تھے جنہوں نے حضرت شاہ غلام علی علیہ الرحمہ سے فیض پا کر عرب وعجم میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو پھیلایا، آج ترکی اور امریکہ و یورپ میں بکثرت مشائخ نقشبندیہ مجددیہ انہیں کے فیض یافتہ ہیں۔ علامہ ابن عابدین شامی، مولانا خالد کردی کے شاگرد اور محبّ خاص تھے۔ خانقاہ مظہریہ کے ایک اور سجادہ نشین شاہ احمد سعید دہلوی مکہ مکرمہ ہجرت کر گئے اور دو سال کے اندر اندر سیکڑوں عرب مرید ہوئے، آپ کے بعد آپ کے بھائی شاہ عبدالرشید علیہ الرحمہ مدینہ منورہ آپ کے جانشین ہوئے۔ آپ کے صاحبزادے شاہ محمد مظہر علیہ الرحمہ کی خدمت میں سمرقند، بخارا، قزانی، روم، افغانستان، ایران کے علاوہ جزیرۃ العرب اور شام وغیرہ سے صدہا طالبین آتے تھے۔ شاہ احمد سعید علیہ الرحمہ کے بھائی شاہ عبدالغنی دہلوی مہاجر مکی مدت العمر حرمین شریفین میں درس دیتے رہے اور عرب وعجم کو فیض پہنچایا،—— شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم علیہما الرحمہ، شیخ آدم بنوری کے خلیفہ حافظ ابو عبداللہ اکبرآبادی علیہ الرحمہ سے بیعت تھے، شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، شاہ عبدالقادر علیہم الرحمہ خود نقشبندی مجددی تھے جن کا فیض عرب وعجم میں پھیلا۔ غالباً انہیں حضرات عالیہ کا یہ فیض ہے کہ آج عرب ممالک میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے بکثرت مشائخ کرام موجود ہیں، جہان امام ربانی مجدد الف ثانی (مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء جلد چہارم) میں اس موضوع پر فاضل محقق عبدالحق انصاری کے متعدد مقالات شامل ہیں—— حال ہی میں جامعہ ازہر (قاہرہ، مصر) کے شیخ الحدیث ڈاکٹر محمد ابراہیم قندیل نے ایک ملاقات میں فرمایا کہ جامعہ ازہر میں کئی اساتذہ نقشبندی مجددی ہیں—— دھلی میں بھی بڑی شان والے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پیدا ہوئے مثلاً شاہ ابوالخیر دہلوی، شاہ محمد آفاق دہلوی جن کے خلیفہ شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی تھے جن سے مولانا وصی احمد محدث سورتی بیعت تھے، شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی کے مکاشفات وکرامات کا بڑا چرچا تھا—— سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشائخ کرام تو بحر بیکراں ہیں، دنیا کے بکثرت علماء کرام ومشائخ کرام کا جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی متعدد جلدوں میں ذکر کیا گیا ہے، تفصیلات وہاں مطالعہ کی جاسکتی ہیں۔

○

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے دھلی ہی سے فیض پایا، آپ کے صاحبزادے اور جانشین خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ سے شاہجہاں بادشاہ نے لال قلعہ دہلی کا سنگ بنیاد رکھوایا، اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دھلی ہی میں آپ سے بیعت ہوئے، خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کے صاحبزادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمہ نے دھلی میں لال قلعہ میں قیام فرمایا اورنگ زیب کو منازل سلوک طے کرائے، مسجد فتحپوری، دہلی کے شاہی امام خواجہ سیف الدین علیہ الرحمہ کے مرید خلیفہ تھے۔ دھلی سلسلہ عالیہ مجددیہ کا عظیم مرکز ہے، یہاں خانقاہ مظہریہ اور مسجد فتحپوری عظیم مراکز ہیں۔ جہاں قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی مجددی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نقشبندی مجددی بھی تشریف لاتے رہے۔ حضرت جواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کے سلسلے کے فیض یافتہ فقیہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی بھی تھے جو عارف کامل شاہ امام علی مکان شریفی (جو عراقی سادات میں تھے) کے مرید وخلیفہ تھے۔ جن کی خانقاہ میں عرب وعجم کے مہمانوں کا اتنا ہجوم رہتا کہ تین سو بکرے روزانہ ذبح ہوتے—— مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ آپ ہی کے پوتے تھے اور مفتی اعظم ڈاکٹر محمد مکرام احمد (شاہی امام وخطیب مسجد فتحپوری، دہلی) آپ کے پوتے ہیں—— تو دھلی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا ایک عظیم مرکز ہے اس کا حق ہے کہ یہاں امام ربانی کانفرنس کی منعقد جائے۔ مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام و خطیب مسجد فتحپوری دہلی) قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے ۲۰۰۶ء اس تحریک کا آغاز فرمایا اور ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی اور اب یہ دوسری کانفرنس ہے جو ۲۰۰۷ء میں منعقد ہو رہی ہے—— برصغیر کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو آگے بڑھائیں اور مفتی اعظم سے تعاون کریں۔ اس وقت انسان سازی کی سخت ضرورت ہے۔ خانقاہوں میں تعمیرات کے بجائے انسانی سیرتوں کی تعمیر ہونی چاہئے۔

○

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات، افکار و تعلیمات اوار خدمات پر مختلف یونیورسٹیوں میں کام ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ مثلاً مانچسٹر یونیورسٹی (یو۔کے)، لندن یونیورسٹی (یو۔کے)لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ)، میکگل یونیورسٹی (کینڈا)، گلاسگو یونیورسٹی(یو۔کے)، مرمرا یونیورسٹی (استانبول، ترکی)، وکٹوریہ یونیورسٹی (نیوزی لینڈ)، ڈھاکہ یونیورسٹی(ڈھاکہ، بنگلہ دیش)، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ، بھارت)، سندھ یونیورسٹی (جامشورو، پاکستان)، پنجاب یونیورسٹی (لاہور، پاکستان)، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی (ملتان، پاکستان) کراچی یونیورسٹی (کراچی، پاکستان)وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ عالمی سطح پر کتابیں بھی شائع ہو رہی ہیں حال ہی میں امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل)، کراچی نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیقی سوانح اردو، انگریزی، فارسی میں شائع کردی ہیں اور عربی میں ایک ضخیم سوانح دارالعلوم سلطانیہ (جہلم، پاکستان) کی مساعی جمیلہ سے شائع ہونے والی ہے۔ امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی نے ایک اہم اور بین الاقوامی اہمیت کا یہ کام کیا کہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے عنوان سے سات ضخیم جلدوں پر ایک انسائیکلو پیڈیا، کراچی سے ۲۰۰۵ء میں شائع کیا اور اب مزید پانچ جلدیں ۲۰۰۷ء میں شائع ہونے والی ہیں اس طرح یہ انسائیکلوپیڈیا ۱۲ جلدوں پر مشتمل ہوگا ــــ وکٹوریہ یونیورسٹی، سوئٹزرلینڈ کے فاضل ڈاکٹر آرتھر بیولر کو جب یہ انسائیکلوپیڈیا بھیجا گیا تو انہوں نے تحریر کیا:۔

> ''اس میں شک نہیں کہ کسی بھی زبان میں کسی بھی صوفی پر اتنی عظیم و ضخیم کتاب نہیں لکھی گئی، خدا کرے کہ یہ کتاب ہمارے اور پندرھویں صدی کے بعد آنے والوں کے لئے بھی مینارۂ نور ثابت ہو'' (مورخہ ۲ فروری ۲۰۰۷ء)

المختصر حضرت مجدد ثانی علیہ الرحمہ پر تحقیق ہوتی رہی، ہو رہی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہوتی رہے گی لیکن دنیا کے فضلاء ان معارف کو بیان کرنے سے خود کو عاجز پائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم خاص سے آپ کو عطا فرمائے، ڈاکٹر اقبال مرحوم جب انگلستان کی ایک کانفرنس میں فضلاء سے خطاب کر رہے تھے تو انہوں نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے معارف سے بھرپور ایک مکتوب شریف کا ترجمہ انگریزی میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ:

> ''نفسیات حاضرہ کی زبان میں اس کے حقیقی معنی شاید ہی بیان کرسکوں کیوں کہ اس قسم کی زبان موجود ہی نہیں۔'' (۱۹۳۲ء، لندن)

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی کوئی یونیورسٹی نہیں، دنیا کی کوئی دانشگاہ نہیں جہاں ان معارف کی تعلیم دی جاتی ہو۔ بلاشبہ جس نے جہانِ علم کی سیر کی ہو، جس نے جہان حیات کی سیر کی ہو، جس کی نظر سارے عالم پر ہو، جس کی نظر لوح محفوظ پر ہو، اس کی نظر کو کون پا سکتا ہے، اس کے معارف کو کون سمجھ سکتا ہے؟

○

فقیر نے یہ مقالہ عدیم الفرصتی اور وقت کی کمی کی وجہ سے عالی مرتبت مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام و خطیب مسجد فتحپوری، دھلی) کی خواہش پر قلم برداشتہ لکھا ہے اس کی تفصیلی تخریج ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری فرمائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ

مولیٰ تعالیٰ اس حقیر کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہم کو مسلک اہلسنّت و جماعت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین

مآخذ و مراجع

۱......احمد سرھندی، شیخ: مکتوبات امام ربانی، (سہ مجلدات) مطبوعہ امرتسر ۱۹۱۴ء

۲......احمد سرھندی، شیخ: اثبات النبوۃ، مطبوعہ کراچی ۱۹۵۶ء

۳......بدرالدین سرھندی، شیخ: حضرات القدس، جلد دوم، مطبوعہ لاہور ۱۹۲۲ء

۴......بدرالدین سرھندی، شیخ: مجمع الاولیاء، مطبوعہ انڈیا آفس لائبریری، لندن

۵......جہاں گیر بادشاہ، تزک جہاں گیری، مطبوعہ لکھنؤ

۶......زوار حسین شاہ: انوار معصومی، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۰ء

۷......سیف الدین خواجہ: مکتوبات سیفیہ، مطبوعہ کراچی

۸......عدنان خورشید، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء

۹......علی ندوی، ابوالحسن: تاریخ دعوت وعزیمت، جلد چہارم، مطبوعہ کراچی

۱۰......محسن فانی: دبستان مذاہب، مطبوعہ بمبئی ۱۸۲۶ء

۱۱......محمد احسان مجددی سرھندی، روضۃ القیومیہ، جلد اول و دوم، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۴ء

۱۲......محمد اقبال مجددی: مقامات معصومی، جلد اول، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۴ء

۱۳......محمد عبیداللہ: حسنات الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء (تحقیق و تعلیق پروفیسر محمد اقبال مجددی)

۱۴......محمد مراد منزلوی: الدرر المکنونات النفیسہ، جلد اول، مطبوعہ مکہ مکرمہ ۱۸۹۸ء

۱۵......محمد مسعود احمد، ڈاکٹر: سیرت مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء

۱۶......محمد مسعود احمد، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات و افکار و خدمات، (ترجمہ انگریزی قاضی عبدالمنان)، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

۱۷......محمد مسعود احمد، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار وخدمات (ترجمہ فارسی صاحبزادہ محمد زبیر مجددی) مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

۱۸......محمد مسعود احمد، ڈاکٹر: جہان امام ربانی مجدد الف ثانی، جلد ششم، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء

۱۹......محمد مسعود احمد، ڈاکٹر: افتتاحیہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء

۲۰......محمد مسعود احمد، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۲ء

۲۱......محمد معصوم سرھندی، خواجہ: مکتوبات معصومی (سہ مجلدات) مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء

۲۲......محمد مکرم احمد، ڈاکٹر مفتی: شیخ احمدالسرھندی حیاتہٗ و آثارہٗ، (زیر طبع)

۲۳......محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، مطبوعہ کانپور ۱۸۸۹ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
کراچی، سندھ
(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

۱۷ ارمحرم الحرام ۱۴۲۷ھ
۶ فروری ۲۰۰۷ء

مجددِ دوراں

(حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

☆☆

ادارۂ مسعودیہ، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

(۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء)